71284 ـ جہاد کے بعض احکام اور شہداء کے درجات اور موت کے بعد ان کی زندگی

سوال

آپ سے گزارش ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق کچھ تفصیلی معلومات فراہم کریں جس میں درج ذیل نقاط کو سامنے رکھا گیا ہو:

1 ـ جہاد کا لغوی اور شرعی مفہوم.

2 ـ شہادت کا لغوی اور شرعی معنی.

3 ـ شہداء کے درجات اور ان کی اقسام.

4 ـ اللہ رب العزت کے ہاں شہداء کی زندگی.

5 ـ اعلان جہاد میں امام المسلمین اور حکمران کی اجازت کا کیا اثر ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جہاد کا لغوی معنی:

طاقت اور وسعت کے مطابق قول و فعل کو صرف اور خرچ کرنا.

جہاد کا شرعی معنی:

اللہ تعالی کا کلمہ اور دین بلند کرنے کے لیے مسلمانوں کا کفار کے خلاف قتال اور لڑائی کے لیے جدوجھد کرنا.

دیکھیں: النھاية فی غریب الحدیث لابن اثیر الجزری (1 / 319) اور المصباح المنیر (1 / 112) اور اھمیۃ الجھاد تالیف ڈاکٹر علی بن نفیع العلیانی.

دوم:

شہادت کا لغوی معنی:

لغت میں شہادت کا اطلاق کئی ایك معانی پر ہوتا ہے: مثلا یقینی اور قطعی خبر پر، حضور، اور معاینہ، پر اور اعلانیہ

اور موت فی سبیل اللہ ان سب پر شہادت کا اطلاق ہوتا ہے.

شہادت کا شرعی معنی:

جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں اور اس کے سبب سے مارا جائے تو اسے شہید کہا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ کئی دوسرے امور بھی ملحق کیے جاتے ہیں جن کا بیان آگے آ رہا ہے.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (26 / 214 ـ 272).

سوم:

شہداء کی اقسام:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

آپ یہ علم میں رکھیں کہ شہید کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

قتال کے اسباب میں سے کسی بھی سبب کی بنا پر کفار کے ساتھ لڑائی میں قتل ہونے والا شخص، تو اس شخص کو آخرت کے ثواب اور دنیا کے احکام میں شہید کا حکم حاصل ہوتا ہے کہ اسے نہ تو غسل دیا جائیگا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا ہوتی ہے.

دوسری قسم:

صرف اجروثواب میں شہید لیکن اسے دنیاوی احکام میں شہید کا حکم حاصل نہیں، اور وہ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، یا طاعون کی بنا پر ہلاک ہونے والا، اور جس پر کوئی چیز گر جائے اور وہ ہلاك ہو، اور جو شخص مال کی حفاظت کرتا ہوا مرے، اور اس کے علاوہ دوسرے اشخاص جن کا صحیح احادیث شہید کے نام سے ذکر ہوا ہے، تو ان اشخاص کو غسل بھی دیا جائیگا، اور ان کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، اور آخرت میں انہیں شہداء کا اجروثواب حاصل ہوگا، اوراس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کا اجروثواب بھی پہلی قسم کے شہید جیسا ہی ہو.

تیسری قسم:

مال غنیمت میں خیانت کرنے والا یا اس کے مشابہ وہ شخص جس سے احادیث میں شہید کے نام کی نفی کی گئی ہے جب وہ کفار کے ساتھ لڑائی میں قتل ہو جائے، تو ایسے شخص کو بھی دنیا میں شہید کا حکم حاصل ہوگا اسے

نہ تو غسل دیا جائیگا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا ہو گی، اور آخرت میں اسے مکمل شہید کا اجروثواب حاصل نہیں ہوگا " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (2 / 164).

شہداء کے درجات و مراتب:

شھداء کا مقام و مرتبہ بہت عظیم الشان ہے جو کہ نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالی نے انعام و اکرام کیا نبیوں اور صدیقین اور شھداء اور صالحین میں سے .

بندوں کے یہ چار مراتب ہیں، ان میں سب سے افضل مرتبہ انبیاء کا ہے اور پھر ان کے بعد صدیقین کا اور پھر صالحین کا " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (2 / 223).

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے جنت میں بھی مرتبے اور درجات بنائے ہیں جن میں سے شہداء کے لیے ايك درجے ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے، تو اس طرح سب شہداء ایك ہی درجہ اور مرتبے میں نہیں ہونگے، بلکہ ان کے مقام و مرتبہ میں فرق ہوگا.

دوران معرکہ شہید ہونے والے کے علاوہ باقی شہداء کو شمار کرنے کے بعد ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جید طرق کے ساتھ ہمارے سامنے بیس خصلتوں سے بھی زیادہ جمع ہوئی ہیں ....

ابن التین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان سب اموات میں شدت اور سختي ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے امت محمدیہ پر فضل و کرم کرتے ہوئے اسے گناہوں کا کفارہ اور اسے مٹانے والا بنایا ہے، اور اس سے ان کے اجروثواب میں زیادتی کر کے انہیں شہداء کے مراتب تك پہنچایا ہے.

میں (ابن حجر) کہتا ہوں:

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ مذکورین درجہ اور مرتبہ میں برابر نہیں، اس کی دلیل مسند احمد اور صحیح ابن حبان کی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، اور مسند دارمی اور مسند احمد اور طحاوی کی عبد اللہ بن حبشي سے روایت کردہ، اور سنن ابن ماجہ کی عمرو بن عنبسہ سے روایت کردہ حدیث ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

کونسا جہاد افضل ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کے گھوڑے کی کوچیں کاٹ ڈالی گئی ہوں، اور اس کا اپنا خون بہا دیا گیا ہو " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (6 / 43 - 44) مختصرا.

سنت نبویہ میں ایسی احادیث ملتی ہیں جو شہداء کے مراتب مختلف ہونے کو ثابت کرتی ہیں، ذیل میں چند ایک احادیث پیش کی جاتی ہیں:

ا - نعیم بن همار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، شہداء میں سے کونسا شہید افضل ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

" وہ لوگ جو لڑائی کی صف میں ہوں اور دشمن کا مقابلہ ہو جائے تو وہ قتل ہونے سے قبل اپنے چہرے کو نہیں پھیرتے، یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے اونچے بالا خانوں میں جائیں گے، اور ان کا رب ان کے لیے ہنسےگا، اور جب تیرا رب دنیا میں کسی بندے کے لیے ہنسے تو اس کا کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا "

مسند احمد حدیث نمبر (21970) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر (2558) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ب - عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" شہید تین قسم کے ہیں: وہ مومن شخص جو اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑے حتی کہ دشمن سے مقابلہ ہو اور وہ قتل کر دیا جائے، تو یہ شخص وہ شہید ہے جو اللہ کے عرش کے نیچے خیمہ میں فخر کے ساتھ رہےگا اس شخص سے نبی نبوت کی بنا پر صرف ایک درجہ افضل اور بلند ہونگے، وہ مومن شخص جس نے اپنے

اوپر بہت سے گناہ اور معصیت کا ارتکاب کیا، اور پھر اپنے مال اور نفس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دشمن میں مقابلہ میں مارا گیا، تو اس کے گناہ اور معصیت ختم کر دیےجائینگے، بلا شبہ تلوار نے اس کے گناہ مٹا ڈالے ہیں، اور جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے، کیونکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے، جو کہ ایک دوسرے سے افضل اور بہتر ہیں.

اور وہ منافق شخص جس نے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کیا حتی کہ دشمن کے مقابلے میں اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا قتل کر دیا گیا تو یہ شخص جہنم میں ہے، تلوار نفاق کو ختم نہیں کرتی "

مسند احمد حدیث نمبر (17204) امام منذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترھیب (2 / 208) میں اسے جید قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1370) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ج ـ عبد اللہ بن حبشي الخثعمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

کونسا جہاد افضل ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

" جس نے مشرکوں کے خلاف اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا "

عرض کیا گیا: تو کونسا قتل زیادہ شرف والا ہے ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

" جس کا خون بہا دیا گیا ہو، اور اس کے گھوڑے کی کوچیں کاٹ ڈالی گئی ہوں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1449) سنن نسائی حدیث نمبر (2526) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1318) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

د ـ

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" حمزہ بن عبد المطلب سید الشھداء ہیں، اور وہ شخص جو ایک ظالم حکمران کے سامنے اٹھ کھڑا ہو اور اسے امر بالمعروف کا حکم دے اور نہی عن المنکر یعنی برائی سے منع کرے تو وہ حکمران اسے قتل کر دے "

مستدرك الحاكم اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (374) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چہارم:

اور رہا مسئلہ شہداء کی برزخی زندگی کا کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، اس میں اللہ تعالی اپنے شہید بندوں کی جنت کی نعمتوں کے ساتھ خاطر تواضع کرتا ہے، اور وہ دنیا میں اپنی نیتوں اور اعمال میں ایك دوسرے سے مختلف ہونے کے وجہ سے اس نعمتوں میں بھی مختلف ہوتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں .

اللہ تعالی نے انہیں جو اپنا فضل دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تك ان سے نہیں ملے، ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ انہیں نہ تو کوئی خوف ہے، اور نہ وہ غمگین ہونگے .

وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا آل عمران (169 - 171).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیےگئے ہیں انہیں مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں البقرۃ (154).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں " جیسا کہ آل عمران کی آیت میں ہے سے مراد برزخی زندگی ہے جس کی کیفیت کا ہمیں علم نہیں، اور نہ ہی وہ زندگی کھانے پینے کی محتاج ہے اور نہ ہی ہوا کی جس سے جسم قائم رہ سکے؛ اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں .

یعنی تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے؛ کیونکہ یہ برزخی اور غیبی زندگی ہے؛ اور اگر ایسی نہ ہوتی تو اللہ تعالی

ہمیں اس کی خبر دیتے جسے ہم جانتے تھے....

آیت کے فوائد میں ایك فائدہ یہ ہے کہ: شہداء کی زندگی کا ثبوت ہے، لیکن یہ زندگی برزخی ہے جو دنیاوی زندگی کی مثل نہیں؛ بلکہ اس سے عظیم الشان اور اجل حیثیت رکھتی ہے، جس کی کیفیت کا آپ علم نہیں رکھتے " انتہی.

تفسیر سورۃ البقرۃ (2 / 176 - 177).

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی باب " برزخ میں مردوں کی روح کی جگہ کا بیان " کے تحت کہتے ہیں:

اور رہے شہید تو اکثر علماء کرام کا مسلك یہ ہے کہ وہ جنت میں ہیں، اور اس کے متعلق احادیث کثرت سے ملتی ہیں:

صحیح مسلم میں حدیث ہے مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے اس آیت:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں .

کے متعلق دریافت کیا تو وہ فرمانے لگے:

ہم نے بھی اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں اور ان کی قندیلیں عرش کے ساتھ معلق ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہے پھرتے اور سیر کرتے ہیں اور پھر ان قندیلوں میں آکر رہتے ہیں " .....

صحیح مسلم حدیث نمبر (1887).

مسند احمد اور سنن ابو داود اور مستدرك حاکم میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے حدیث مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے بھائی جنگ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالی نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا، وہ جنت کی نہروں پر جاتے اور جنت کے پھل کھاتے اور پھر عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آ کر رہتے ہیں، جب انہوں نے اپنے رہنے چلنے پھرنے کی جگہ اور کھانا پینا حاصل کر لیا تو وہ کہنے لگے: ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کو کون خبر دیگا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جا رہا ہے، تا کہ وہ لڑائی اور

جنگ میں سستی اور کاہلی نہ دکھائیں، اور جہاد سے پیچھے نہ رہیں، تو اللہ نے فرمایا:

میں تمہاری جانب سے انہیں خبر دونگا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں .

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1379) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور امام ترمذی اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں نے جعفر بن ابی طالب کو فرشتوں کے ساتھ فرشتہ ہو کر جنت میں دو پروں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا " انتہی.

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (13762) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں: اہوال القبور طبعہ دار الکتاب العربی صفحہ نمبر (92 – 104).

پنجم:

رہا مسئلہ جہاد کے لیے حکمران اور امام المسلمین کی اجازت کا تو اس کے متعلق سوال نمبر (69746) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ: جب کفار مسلمانوں پر حملہ کر دیں تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے، اور اس وقت حکمران اور امام المسلمین کی اجازت کی شرط نہیں رہتی.

اور رہا وہ جہاد جس کا مقصد فتوحات میں اضافہ اور دین اسلام کو نشر کرنا ہو تو اس میں امام المسلمین کی اجازت ضروری ہے.

واللہ اعلم .